محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاهُ النَّاسُ؟ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا۔ (بلوغ المرام کتاب البیوع۔ بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ایک مرتبہ غلّے کے ایک ڈھیر پر گئے۔ آپ نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا تو انگلیوں کو تری پہنچی۔ آپؐ نے فرمایا، اے غلّے کے مالک! یہ تم نے کیا کر رکھا ہے؟ اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ، اس کو آسمان کا پانی پہنچا ہے، (یعنی اس ڈھیر پر بارش پڑ گئی ہے) آپؐ نے فرمایا، اگر ایسا ہو گیا تھا تو تم نے اس حصے کو غلّے کے اوپر کیوں نہیں کر دیا، تاکہ لوگ اسے دیکھ سکیں۔ یاد رکھو! جو شخص لوگوں کو دھوکا دیتا ہے، وہ ہمارے طریقے میں نہیں ہے۔

کتبِ احادیث میں کاروبار اور تجارت کے بارے میں "کتاب البیوع" کے عنوان سے ایک مستقل باب قائم کیا گیا ہے، جس میں اس موضوع سے متعلق احکام بیان کیے گئے ہیں اور تفصیل سے ایک ایک بات کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس میں غلّے کی تجارت، مال مویشی کی تجارت، پھلوں کی تجارت، سونے چاندی کی تجارت اور اس کے تبادلے کے احکام، زمین اور جائداد کی خرید و فرخت کے مسائل، سکونتی مکانوں کے بارے میں ضروری احکام وغیرہ تمام امور بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض چیزوں کی تو بہت ہی وضاحت فرمائی گئی ہے۔ ان میں کچھ تو کتاب البیوع کے ضمن میں بیان کی گئی ہیں اور کچھ دوسرے مناسب مواقع و مقامات پر درج ہیں۔

سب سے بڑی اور بنیادی چیز جو بیان فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ کسی سودے اور کاروبار میں کوئی فریق کسی کو دھوکے میں نہ رکھے ۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ مکر و فریب سے یا کسی فریق کی سادگی سے کسی کو ناقص مال زیادہ قیمت پر دے دیا جائے، یا اچھا اور عمدہ مال بیچنے والے کی بے خبری اور عدم واقفیت کی بنا پر کم قیمت پر لے لیا جائے ۔ اگر کوئی شخص اس قسم کا لین دین کرے گا اور دوسرے کو اندھیرے میں رکھے گا تو وہ سخت دھوکے باز اور مکار ہوگا۔ وہ شخص دنیا میں بھی لوگوں کی نظروں میں گرے گا، اور اسلام کی رُو سے بھی سخت بدمعاملہ قرار پائے گا۔

بعض لوگ اس طرح دھوکے سے ناقص مال بیچتے ہیں کہ اوپر تو اچھا اور عمدہ مال رکھ دیتے ہیں اور نیچے خراب مال رکھ دیتے ہیں تاکہ خریدنے والا دھوکے میں رہے، یہ نہایت ہی غلط طریق تجارت ہے اس سے احکام شریعت کی مخالفت ہوتی ہے اور ایسے تاجر کا کردار لوگوں کی نظروں میں مذموم قرار پاتا ہے ــــ ایک شخص جو دھوکے میں آکر اس قسم کا ناقص مال خریدے گا تو وہ بیسیوں کو آگے بتائے گا۔ اس کی دھوکے بازی سے لوگوں کو باخبر کرے گا اور اس سے دُور رہنے کی تاکید کرے گا۔ یہ بات کاروباری حلقے میں پہنچ جائے گی اور اس کے کاروبار پر اس کا سخت بُرا اثر پڑے گا ــــ اگر وہ کپڑے کا کاروبار کرتا ہے اور اس میں مکر و فریب کا سلسلہ جاری ہے تو کپڑے کے بیوپاری اس سے دُور بھاگیں گے، اگر مال مویشی کا لین دین کرتا ہے تو اس کے تاجر اس سے سودا کرنے سے گریز کریں گے، اگر سوت کی تجارت کرتا ہے تو سوت خریدنے والے اس سے بچنے کی کوشش کریں گے، غرض جس قسم کا بھی وہ کاروبار کرتا ہے، اس حلقے کے لوگ اس سے پہلو بچانے ہی میں اپنی عافیت سمجھیں گے۔

اسلام ہرگز کسی کو لین دین میں دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا ۔ اوپر جو حدیث بیان کی گئی ہے وہ اس سلسلے میں کتنی واضح ہے کہ جو شخص کسی سے دھوکا کرتا ہے وہ ہمارے طریقے سے خارج ہے۔ اصل شے دیانت اور صداقت ہے ۔ شریعت اسلامی کو یہی مطلوب ہے اور تقاضائے اخلاق اور دیانت بھی یہی ہے ــــ ایک شخص کی بددیانتی اور دھوکا دہی پورے ملک اور پوری قوم کی بدنامی کا باعث بن جاتی ہے۔